140084 ۔ نصف شعبان كى فضيلت ميں علامہ البانى رحمہ اللہ كى صحيح قرار دى گئى احاديث كو ہم بيان كيوں نہيں كرتے ؟

سوال

جب آپ نے نصف شعبان كى فضيلت ميں ابو موسى اشعرى رضى اللہ تعالى عنہ كى حديث:
" اللہ تعالى نصف شعبان كى رات اپنى سارى مخلوق كو بخش ديتا ہے سوائے مشرك اور .... "
كى تصحيح كے متعلق سوال كا جواب ديا ہے تو ۔ اللہ آپ كو بركت عطا فرمائے ۔ آپ نے اس حديث كے بارہ ميں يہ ذكر نہيں كيا كہ علامہ البانى رحمہ اللہ نے اس حديث كو صحيح قرار ديا ہے، جيسا كہ ميں نے ايك ويب سائٹ پر پڑھا ہے.
آپ كے منہج اور علمى امانت كى بنا پر ميرا آپ پر زيادہ اعتماد ہے، ميرا سوال يہ ہے كہ كيا واقعى علامہ البانى رحمہ اللہ نے اس حديث كو صحيح قرار ديا ہے ؟
كيونكہ آپ اپنے فتاوى جات ميں تو علامہ البانى رحمہ اللہ كى رائے بيان كرتے ہيں، تو يہاں آپ نے ان كى رائے بيان كيوں نہيں كى ؟
كيا علامہ البانى رحمہ اللہ نے بالكل اس حديث كو صحيح نہيں كہا ؟
اور اس ويب سائٹ پر اس حديث كى صحت كے بارہ ميں لكھا گيا وہ غلط ہے يا كيا ہے ؟
يہ علم ميں رہے جيسا كہ ميں نے پڑھا ہے كہ صحيح الجامع حديث نمبر (1819) ميں يہ حديث موجود ہے، اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے، اس كے متعلق معلومات فراہم كريں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ہم اپنى ويب سائٹ پر اعتماد كرنے پر آپ كا شكريہ ادا كرتے ہيں، اور اللہ سبحانہ و تعالى سے دعا كرتے ہيں كہ آپ كو ہمارے متعلق حسن ظن ركھنے كى توفيق دے، اسى طرح يہ بھى دعاء كرتے ہيں كہ وہ اس ويب سائٹ كو فائدہ مند بنائے، اور اس ويب سائٹ كے ذمہ داران كو جزائے خير عطا فرمائے.

يہ كسى پر مخفى نہيں كہ ہم غالبا علامہ البانى رحمہ اللہ كى تصحيح اور تضعيف پر اعتماد كرتے ہيں؛ ليكن بعض اوقات ايسا ہوتا ہے كہ ہم كسى حديث كے متعلق سرچ كرتے ہيں تو علامہ البانى كى بجائے كسى اور عالم دين كا حكم بھى پاتے ہيں اور بعض اوقات اس معين حديث ميں دوسرے عالم دين كا حكم ہمارے نزديك راجح ہوتا ہے.

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کچھ ایسے اصول ہوں جو شیخ رحمہ اللہ کی عدم متابعت کو راجح کرتے ہوں، اور بعض اوقات ہم علامہ البانی رحمہ اللہ کے حدیث کے حکم کی شہرت اور اس کی مخالفت کی کمی دیکھتے ہیں تو ہم اسے بیان کر کے اس پر تعلیق ذکر کرتے ہیں.

اور بعض اوقات علامہ البانی رحمہ اللہ کے حکم کے مخالفین کی کثرت دیکھتے ہیں تو ہم علامہ البانی رحمہ اللہ کے حکم کو ذکر کرنے کا اہتمام نہیں کرتے، اور نہ ہی اس پر تعلیق لگاتے ہیں؛ اور صرف ان کے مخالف علماء کا کلام بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں.

یہاں اس حدیث کے بارہ میں علامہ البانی رحمہ اللہ کا حکم ذکر نہ کرنے میں بھی یہی چیز کارفرما ہے، اور ہم نے ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ اکثر علماء کرام نے نصف شعبان کی فضیلت کی احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے.

یہاں ایک اہم فائدہ کی طرف متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ: شیخ البانی رحمہ اللہ ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث کو ضعیف قرار دینے کی ہی رائے ہے، اور یہ اس کے موافق ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے، لیکن ہم نے اسے نقل نہیں کیا کیونکہ شیخ البانی رحمہ اللہ سب طرق کو ملا کر اس حدیث کی تصحیح کے قائل ہیں.

رہا ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث کا تو یہ حدیث ابن لهيعة زبير بن سليم عن ضحاك بن عبد الرحمن عن ابيه کے طریق سے بیان کرتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ " .... "

اسے ابن ماجہ (1390) اور ابن ابی عاصم اللالکائی نے روایت کیا ہے.

میں کہتا ہوں:

" اس کی سند ابن لهيعة اور عبد الرحمن جو ابن عرزب ضحاك کا والد ہے کی وجہ سے ضعیف ہے، اور یہ مجہول ہے، اسے ابن لهيعة کی روایت میں ابن ماجہ نے ساقط کیا ہے.

دیکھیں: السلسلة الصحيحة (3 / 218).

شیخ البانی رحمہ اللہ نے حدیث کے طرق اور شواہد بیان کر کے السلسلة الاحاديث الصحيحة (1144) میں خلاصہ یہ بیان کیا ہے کہ ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث صحیح ہے.

لیکن ہمارے نزدیک شیخ رحمہ اللہ کی بات راجح قرار نہیں پائی، اور ہم ان طرق کو ایک دوسرے کی تقویت کا باعث

نہیں سمجھتے، ہم نے اپنے اس جواب کے آخر میں شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کی تحریر کی طرف اشارہ کیا ہے جو انہوں نے نصف شعبان کا جشن منانے کے بارہ میں لکھی ہے:

وہ کہتے ہیں:

" جمہور علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ نصف شعبان کی رات جشن منانا بدعت ہے، اور اس کی فضیلت کے متعلق ساری احادیث ضعیف ہیں، اور بعض موضوع ہیں، اس پر متنبہ کرنے والوں میں حافظ ابن رجب بھی شامل ہیں جنہوں نے " لطائف المعارف " میں اس کی طرف متنبہ کیا ہے " انتہی

اس میں ہمیں تو یہی راجح لگا ہے، اور اس طرح کے معاملہ میں کسی حدیث کو صحیح یا ضعیف کہنا ایك اجتہادی مسئلہ ہے، جس پر عالم دین کے ہاں اپنے ہاں راجح پر عمل کرنا ہے اور اس میں طالب علم اہل علم کے اقوال میں سے جو اس کے ہاں راجح ہو اس کی متابعت کرےگا، اور مخالف پر انکار نہیں ہونا چاہیے.

مزید آپ سوال نمبر (113687) کے جواب کا مطالعہ کریں اس میں علامہ البانی رحمہ اللہ کے بارہ میں بہت اہم فوائد بیان کیے گئے ہیں.

واللہ اعلم .